جمعہ | 23۔جنوری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 20 | جمعہ 24 رمضان۔1418ھ 23 صلح 1377ہش 23۔جنوری 1998ء

خطبہ عیدلائیوٹیلی کاسٹ کاوقت

مورخہ 30۔ جنوری 1998ء بروز جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید احمدیہ ٹیلی ویژن پر پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے سہ پہر اسلام آباد ٹلفورڈ لندن سے براہ راست لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جبکہ جمعہ کا خطبہ حسب معمول شام چھ بجے ہی ہوگا۔ جملہ احباب استفادہ فرمائیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے۔ جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو سوا کہتے ہیں یارا جباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو' ناپاک ہے' تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 541)

انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے۔ احق بالامن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اب دیکھو چار چیزیں غیر مرئی بیان ہوئی ہیں۔ خدا' ملائک' ارواح' شیطان۔ یہ چاروں چیزیں لایدرک ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے خدا اور روح کو تو مان لیا جائے اور ملائک اور شیطان کا انکار کیا جائے؟ اس انکار کا نتیجہ تو رفتہ رفتہ حشر اجساد کا انکار اور الہام کا انکار اور خدا کا انکار ہو گا اور ہوتا ہے۔ بسا مرتبہ انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اسے جذبات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں اور باوجود عقل اور سمجھ کے بے اختیار سا ہو کر فسق و فجور میں گرتا ہے۔ یہ کشاکش کیا ہے۔ خدا نے انسان کو اس مسافر خانہ میں بڑے بڑے قویٰ کے ساتھ بھیجا ہے۔ چاہئے کہ یہ ان سب سے کام لے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 525)

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کیلئے حقیقی دعا کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک اور سرچشمہ ہے۔ اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمزور تو ہیں ہم لیکن اگر ہمارا زندہ تعلق اپنے رب کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دعا کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو دعا نہیں کرتا' وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دور رہتا ہے۔ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا' اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دعا حقیقی ہونی چاہئے۔ اپنی تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہئے۔ لیکن دعا ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک تم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور جب تک اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت بانی

باقی صفحہ 7 پر

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقرر سیکرٹریان وقف جدید برائے نومبائعین

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ:۔

سیکرٹریان وقف جدید برائے نومبائعین کا تقرر بذریعہ نامزدگی ہوگا۔ نیز یہ تقرر آئندہ سہ سالہ انتخاب کے مطابق 30 جون 2000ء تک کے لئے ہوگا۔

امراء اضلاع' امراء مقامی اور صدران جماعت سے گذارش ہے کہ:۔

امراء اضلاع اپنے ضلع کے لئے اور امراء مقامی و صدران جماعت ہر جماعت کے لئے موزوں احباب کے نام سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین تجویز کر کے جلد ارسال فرماویں۔

ناظم وقف جدید ربوہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری غلام اللہ باجوہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ کلثوم باجوہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انچارج سوئٹزرلینڈ و لندن جو اپنے بیٹے بیجنی حسن باجوہ کے پاس سوئٹزرلینڈ میں رہتی تھیں 13 نومبر 97ء کو وفات پاگئیں اور وہاں ہی سپرد خاک کر دی گئیں۔ محترمہ کلثوم باجوہ صاحبہ بھی محترم چوہدری صاحب کے ساتھ جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ حضرت صاحب نے ان کا غائبانہ جنازہ لندن میں پڑھایا۔ محترمہ کلثوم صاحبہ حضرت نواب محمد الدین صاحب کی بھتیجی تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے

درخواست دعا

○ مکرم ملک لطیف احمد صاحب دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی اہلیہ محترمہ عرصہ 4 سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ موصوفہ کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب گورداسپوری پر دو دن پہلے فالج کا اٹیک ہو گیا ہے۔ راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23 صلح 1377 ہش   23 جنوری 1998ء

سچی خوشحالی- حقوق کی ادائیگی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا"۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کچھ نہ کچھ طاقتیں عطا کی ہیں۔ جسمانی طاقتیں، ذہنی طاقتیں اور کہا جاسکتا ہے کہ قلبی طاقتیں۔ انسان امیر ہو یا غریب۔ فقیر ہو یا بادشاہ کسی ہی حیثیت میں کیوں نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں کو استعمال میں لانے کا مجاز ہے اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جسے کسی دوسرے انسان کی کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی حالت میں ضرورت پیش نہ آتی ہو۔ اگر انسان روپے پیسے سے مدد نہیں کر سکتا تو ہاتھ پاؤں سے کر سکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سے بھی نہیں کر سکتا تو دل کے جذبات سے کر سکتا ہے۔ اگر وہ ان جذبات کو دعا کا رنگ دے دے تو یہ بہت بڑی خدمت ہے۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تو سب سے بڑی خدمت ہے۔ کیونکہ جو کچھ مانگا جائے گا اور جو کچھ ملے گا وہ خدا سے مانگا جائے گا اور خدا ہی سے ملے گا۔ بہر حال انسان کو کچھ طاقتیں عطا کی گئی ہیں اور ان طاقتوں سے اس کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور انسانوں کے حقوق پورے کرے اور ان حقوق ہی کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ چاہے امیر ہو یا فقیر پوچھا جائے گا۔ امیر آدمی عام طور پر غصے کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی دیتا ہے کسی کو زخمی کرتا ہے کسی کو قتل کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات فقیر بھی ایسا ہی کرنے لگتا ہے۔

پس سچی خوش حالی پانے کا صرف اور صرف یہ ذریعہ ہے کہ انسان کو جو طاقتیں دی گئی ہیں ان کو خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

جب کوئی چرکا لگا دیتا ہے غم
وقت کی رفتار ہو جاتی ہے کم
سال ہو جاتا ہے دن کٹتے ہوئے
رات میں صدیاں بھی ہو جاتی ہیں ضم
بات ہے یہ شدّتِ احساس کی
کھا نہیں سکتا کوئی اس کی قسم

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

ممبران جماعت احمدیہ واہ کینٹ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ اس ناطے آپ کا وجود نہایت درجہ برکت کا حامل تھا۔ آپ کا اعلیٰ روحانی مقام اس امر سے عیاں ہے کہ آپ حضرت بانی سلسلہ کی متعدد الٰہی بشارات کے مورد تھے۔

آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک لمبا عرصہ نہایت گرانقدر خدمات بجالانے کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ آپ سب سے طویل عرصہ بطور ناظر اعلیٰ، امیر مقامی اور صدر مجلس مشاورت خدمات بجالاتے رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منفرد اعزاز ہے۔

آپ حد درجہ خلیق، متواضع اور فیاض طبیعت کے مالک تھے۔ ائمہ احمدیت سے محبت اور اطاعت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

شریک غم
ممبران جماعت احمدیہ واہ کینٹ

○○○

مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی

حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر جملہ ممبران مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی اپنے دلی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنی رحمت۔ بخشش اور کرم کا سلوک فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپکے جانشین کو اسی طرح بہترین رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت بانی سلسلہ کی بہت سی بشارات حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات میں پوری ہوئیں۔ نہ صرف پوری ہوئیں بلکہ بار بار آپ کی زندگی ان کی گواہی دیتی رہی۔ آپ حقیقتاً بہادر۔ متقی۔ فرائض منصبی کی بجا آوری میں مستعد اور امامت کے سچے خادم تھے۔ اس لئے حضرت صاحب کی طرف سے آپ کو وفات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔

○○○

مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد

مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد کا یہ خصوصی اجلاس عام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے چچا زاد بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے انتقال پر ملال پر تعزیت اور رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار خلاف توقع عمر عطا ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف یقیناً ایک اعلیٰ شخصیت، فدائی احمدیت و امامت اور خدائی تائیدات کے حامل انسان تھے جیسا کہ آپ کی وفات پر ہمارے پیارے آقا حضرت امام ہمام نے خطبہ فرمودہ 12 دسمبر 97ء میں آپ کی سیرت بیان فرمائی کہ آپ حضرت بانی سلسلہ کی بہت سی پیش خبریوں کے مصداق بنے۔ آپ کے اندر اطاعت امام کا جذبہ نہایت احسن رنگ میں بھرا پڑا تھا۔ آپ نے اپنے ذاتی مفادات جماعتی فرائض کی ادائیگی کے دوران پس پشت ڈال دیئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں ساری عمر کوشاں رہے۔ آپ نے ضرورت مندوں کی ہر آن حاجت براری کی۔

ہم فیصل آباد کے باسیوں کو اس بات پر ناز ہے کہ آپ 1934ء میں ہمارے شہر کی سب سے پہلی اور مرکزی بیت الذکر بیت الفضل کے افتتاح کے موقع پر حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ قادیان سے تشریف لائے تھے۔ نومبر 1926ء میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے انجمن انصار اللہ کے قیام پر آپ ہائی سکول کے لئے اس انجمن کے نمائندہ تھے۔

ہماری دعا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، اپنے قرب خاص سے نوازے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے جملہ پسماندگان اور اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے کارہائے نمایاں کی کامل پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

اراکین مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد

○○○

مجلس نابینا ربوہ

ہم جملہ اراکین و ممبران مجلس نابینا ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر نہایت افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور غمگین ہیں مگر رضائے الٰہی کے حضور سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی زندگی میں جماعت کی جو گرانقدر خدمات کی ہیں خدا تعالیٰ ان کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اپنے قرب کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹلی میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں

ایک یادگاری تقریب

اٹلی میں فزکس کی دنیا کے مشہور و معروف مرکز "انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" کی جانب سے 19- نومبر سے 22- نومبر 1997ء ایک سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے معروف سائنسدانوں نے اپنے مقالے پڑھے۔ اس موقع پر کانفرنس کا ایک دن "عبدالسلام یادگاری دن" کے طور پر بھی مخصوص کیا گیا جس میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے ڈائریکٹر جناب پروفیسر Migual Virasoro نے یہ تجویز پیش کی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے سب سے موزوں بات یہ ہو گی کہ ہم اس ادارہ کو عبدالسلام کے نام سے منسوب کر کے اس کا نام "عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" رکھیں چنانچہ اس تجویز کا تمام مندوبین کی طرف سے پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

اس موقع پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں بھی پروفیسر M.A.Virasoro نے خاص پیغام کی درخواست کی تھی جسے حضرت صاحب نے منظور فرمایا اور یہ خصوصی پیغام 21 نومبر کو عبدالسلام یادگاری دن کے موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بیٹے مکرم احمد سلام نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت صاحب کا پیغام الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس تقریب میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے خاندان کے سبھی افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ اسی شام اس تقریب کے شایان شان Adriatico Guesthouse میں ایک ڈنر کا بھی اہتمام تھا۔

اس یادگاری تقریب میں پروفیسر Virasoro نے کہا کہ ایسے عظیم انسان کے لئے یہی سب سے موزوں خراج عقیدت ہے جبکہ ڈاکٹر سلام مرکز کے بانی بھی تھے اور 1960ء میں ڈاکٹر سلام نے ہی تجویز پیش کی تھی کہ تیسری دنیا کے طبیعات کے ماہرین کے لئے ایک علیحدہ ادارہ ہونا چاہئے جو مغربی اور مشرقی دنیا کے جدید سائنس دانوں سے روابط رکھ سکے۔ اس وقت یہ ادارہ 80 فیصد ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دانوں کے لئے 70 ہزار مطالعاتی دوروں کی کفالت بہم پہنچا چکا ہے تاکہ وہ ترقی یافتہ ملکوں کے ہم عصر سائنس دانوں کے شانہ بشانہ چل سکیں۔ اس بارے میں اس مرکز سے ہزارہا کی تعداد میں مقالے اور سائنسی رپورٹس منظر عام پر آ چکی ہیں۔

البانیہ کے صدر پروفیسر Rexhep Meidani نے جو خود بھی ایک معروف ماہر طبیعات ہیں اور انٹرنیشنل سنٹر فا تھیوریٹیکل فزکس میں ریسرچ سکالر رہ چکے ہیں کہا کہ عبدالسلام نے غیر ترقی یافتہ ملکوں کے غریب سائنس دانوں کو اعزاز اور وقار دے کر جو عظیم کام کیا ہے اس سے وہ بلاشبہ تیسری دنیا کے ہیرو ہیں۔

حکومت اٹلی کے نمائندے نے کہا کہ یہ مرکز حکومت اٹلی، انٹرنیشنل انرجی ایجنسی (IAEA) اور اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور کلچرل ادارے (UNESCO) کے اشتراک سے کام کر رہا ہے جس کے لئے حکومت اٹلی اور City of Trieste کی جانب سے 20 ملین ڈالرز کا عطیہ ملتا ہے جو کل بجٹ کا 80 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس ادارہ پر فخر کرتے ہیں اور اس کی کارکردگی پر مکمل طور پر مطمئن ہیں۔ انہوں نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ تیسری دنیا کے سائنس دانوں اور بین الاقوامی فزکس برادری کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دینے والے اس ادارہ کی اسی طرح بھرپور اعانت کرتے رہیں گے۔

ڈائریکٹر جنرل IAEA جناب Hans Biix نے اس ادارہ کے نام کو عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنے کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا کہ اس ادارہ کے UNESCO کی زیر نگرانی آنے سے 30 سال پہلے IAEA ادارہ اس کی معاونت میں شامل تھا۔ انہوں نے عبدالسلام کو اپنے ہم عصر سائنس دانوں میں ممتاز شخصیت اور امن کا خادم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عبدالسلام نے اس مرکز کے منشور میں نمایاں اضافہ کیا۔ نظریاتی سائنس کے ساتھ ساتھ اس کے عملی حصوں مثلاً کمپیوٹرز، لیزرز، جیوفزکس اور میٹیریل سائنس کے مضامین کو بھی شامل کیا۔

Dr.A. Badran ڈپٹی ڈائریکٹر یونیسکو نے کہا کہ عبدالسلام نے تیسری دنیا کے سائنس دانوں کو بہت سے نئے راستے دکھائے جس کی وجہ سے غیر ترقی یافتہ ملکوں میں ان کی خدمات آئندہ آنے والی کئی دہائیوں میں یاد رہیں گی۔

ویت نام کے پروفیسر Van Hieu نے کہا کہ ویت نام میں سائنس کی حمایت میں جو کام عبدالسلام نے کیا اس کی قدر شناسی کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہنوئی Hanoi میں "سلام سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" کا ادارہ قائم کیا جائے۔

محترمہ پروفیسر Lydia Makhubu جو Third World Organisation for Women in Science کی صدر ہیں انہوں نے بتایا کہ کس طرح عبدالسلام نے سائنس دان عورتوں کو ریسرچ کے میدان میں ڈالا۔ اور سائنس ریسرچ کی دنیا میں عورت کے عظیم کردار کو ہمیشہ سراہا۔

پروفیسر J.-Ziman جو ڈاکٹر سلام کے بہت قریب رہ کر انگلستان میں کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلام صرف تیسری دنیا کے لئے ہی قابل فخر نہیں تھے۔ بلکہ وہ فزکس کی عام دنیا کے لئے بھی قابل احترام تھے۔ اور انہیں اس صدی کا عظیم سائنسدان اور اس دور کا آئین سٹائن کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر سلام کو اپنے لئے نوبل انعام کی ضرورت نہیں تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ غیر ترقی یافتہ ممالک کی عزت نفس

باقی صفحہ 6 پر

ماہنامہ مصباح جولائی 19

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

"ماضی کے دریچے"

ماہنامہ مصباح

صبح کی خنکی۔ چاروں طرف گھٹا ٹوپ کہر چھا رہی تھی۔ یکدم جی نے کچھ سرگوشی کی۔ میں نے اس حکم کے تحت سمندر کی راہ لی۔ لہریں۔ مہیب لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اٹھ اٹھ کر جھکنا اور جھک جھک کر اٹھنا ان کا نصب العین معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے کوئی انتہائی عقیدت سے سر تسلیم خم کر رہا ہو۔ اور اس تسلیم و نیاز کے نتیجہ میں۔ فضا میں ہنگامہ تھا۔ زندگی خاموش تھی۔ میں ان چند گنتی کے لمحات میں سکون حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں خوش تھی۔ اور خوشی سے سرشار۔ یہ کہ اچھا ہوا زندگی سو رہی ہے۔ زندگی محوِ خواب ہے اور بسترِ استراحت پر ہے۔ میں لمحہ بھر کے لئے۔ فقط ایک لمحہ کے لئے۔ ان زندگی سے بھرپور لہروں کا اطمینان کے ساتھ نظارہ کر سکوں گی۔

میں انہی تخیلات کی پیچیدگیوں میں کھوئی ہوئی ساحل ساحل چل پڑی۔ ان لہروں سے گاہے بچتی۔ گاہے ٹکراتی ہوئی جا رہی تھی۔ دائیں بائیں دیکھتی ہوئی۔ ان نظروں سے جو کسی چیز کی متلاشی ہوں۔

ہاں یاد آیا!۔ دور گہری دھند میں۔ جہاں کہ لہروں نے قیامت کا شور و غوغا پیدا کر رکھا تھا۔ اور ان کی اس بظاہر قیل و قال سے یوں معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے ان کی اتھاہ گہرائیوں سے۔ ان کی بہترین دولت۔ ایک ہی غوطہ میں۔ ان کی بے فکری میں کوئی اٹھا لایا ہو۔ اور وہ اپنی لازوال دولت کے اس بے رحمی سے لٹ جانے پر آپس میں اس نقصان کا اظہار کر رہی ہوں اور کبھی رنج و افسوس میں۔ کبھی غصے اور انتقام لینے کے حتمی فیصلے پر۔ گہرا غور و خوض ہو رہا ہو۔

اس ہنگامہ آرائی سے بار بار میری توجہ ادھر اٹھ جاتی۔ خیال آتا۔ مجھے سکون کیوں نہیں ملتا۔؟ میں تو اس فضا میں اس لئے نکلی تھی کہ مجھے روحانی سکون ملتا۔ اور پھر جسمانی سکون بھی ملتا۔ مگر خدایا یہ کیا قیامت ہے کہ یہاں بھی زندگی کی چیخ و پکار نظر آئی۔

میں نے ارادۃً اس طرف سے رخ پھیر لیا۔ اور پھر ساحل ساحل چلتی چلی گئی۔ جب پناہ نہ ملی میں سمندر کے کنارے۔ جگہ جگہ بکھری ہوئی ریت سے۔ اپنے تخیلات کی تخلیق کرنے لگی۔ یعنی ریت کے گھروندے بناتی۔ ریت کے قلعے بناتی۔ ریت کے محل بناتی اور مٹاتی چلتی چلی جا رہی تھی۔ یکایک۔ لہروں کے شدید طوفان میں۔ گہری دھند میں۔ مجھے ایک سایہ سا نظر آیا۔ سایہ آہستہ آہستہ کناروں کی طرف۔ بڑھ رہا تھا۔ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ میں تمیز نہ کر سکی کہ یہ سایہ کوئی انسانی ڈھانچہ ہے۔ یا کہ خیالی۔ تخیل۔ میں رکی۔ ٹھہری۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ اس دھند کے بادلوں اور دھند کے پردوں پر ایک متحرک انسانی شبیہہ۔ تھی۔ ہاتھ میں ایک بہت بڑا طشت تھا۔ وہ شخصیت سر سے پیر تک بھیگ رہی تھی۔ اور سردی۔ کہر۔ لہروں سے مسلسل کشمکش کی وجہ سے۔ اس پر ہلکی سی تھکن کے آثار نظر آ رہے تھے۔ نہیں۔ جوں جوں وہ انسانی سایہ خشکی کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے متعلق میرا پہلا خیال۔ بادل کے اس تنہا چھوٹے ٹکڑے کی طرح۔ جو کہ نیلگوں آسمان کی لامتناہی وسعتوں میں۔ تیرتا پھر رہا ہو۔ اور پھر یکدم دیکھتے دیکھتے۔ اپنے وجود۔ اپنی ہستی کو۔ مٹا دے۔ اسی طرح وہ پہلا خیال کہ وہ شخصیت۔ مسلسل جدوجہد سے تھکی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ ہٹ گیا۔

وہ تصویر بڑی باوقار تھی۔ وہ اسی طرح طشت اٹھائے ہوئے میری طرف۔ دھیرے دھیرے۔ بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ میرے اور اس کے درمیان۔ صرف چند گز کا فاصلہ رہ گیا۔ میں نے اسے قابل التفات نہ سمجھا۔ میں تیزی سے آگے نکل گئی۔ چند فرلانگ ہی بمشکل گئی تھی۔ کیا دیکھتی ہوں۔ وہی ہستی۔ اسی طرح طشت لئے میرے قریب سے قریب تر ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں نے نیم ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ طشت میں کچھ چیز چمکتی نظر آئی۔ میں اس چمک سے کچھ نہ سمجھ سکی کہ یہ چمکنے والی چیز۔ اس طشت میں کیا ہو سکتی ہے؟۔ میں پھر اپنی راہ پر گامزن ہو گئی۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر۔ میں جا رہی تھی۔ جا رہی تھی، دور۔ بہت دور۔ کسی منزل کی طرف نہیں۔ کیونکہ مجھے دنیا میں۔ یا دنیا اپنی ذات میں۔ کبھی 'منزل نظر نہ آئی۔ ایسی شاہ راہ پر تھی جس کا مجھے خود کچھ تصور نہ تھا۔

میں نے یہاں پر پہلے کی طرح تھوڑی دیر توقف کیا۔ میں ریت کے گھر بنانے لگی۔ میں ریت کے گھر مٹانے لگی۔ میں ان تخیلات کو بنا بنا کر مٹاتی اور مٹا مٹا کر بناتی۔

اسی شغل میں منہمک تھی۔ ناگہاں وہی انسانی شبیہہ۔ ہاتھ میں طشت لئے میرے عین سامنے تھی۔ اس کے دائیں طرف ایک اور معصوم تصویر۔ سفید براق لباس میں کھڑی تھی۔ سر پر طرّہ تھا۔ جیسے موتیوں کی جھالر آویزاں کی گئی ہو۔ میں ساکت دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ میں پہلی تصویر سے زیادہ دوسری پر حیران تھی۔ اس نے آتے ہی کہا۔ یہ صاحب طشت میں کچھ موتی لے کر آئے ہیں۔ یہ اس بحر کے خواص ہیں۔ انہوں نے آج ہی یہ موتی۔ سمندر کی بے پناہ وسعتوں سے اور اس کی اتھاہ گہرائیوں سے ..... جو کہ نادرات میں سے ہیں چنے ہیں۔ آپ پسند کیجئے نا؟۔ کچھ لے لیجئے۔ میں نے کمال بے پرواہی۔ اور بے توجہی سے جواب دیا۔ یہ موتی نہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مبارکہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب

زندگی کے پر رونق میلے میں بعض انسان ایسے ملتے ہیں کہ ان کی یاد ہمیشہ دل کو تڑپاتی ہے ان کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات و واقعات کو بیان کرتے ہوئے نہ زبان ساتھ دیتی ہے نہ ہی قلم میں اتنی طاقت کہ جذبات واحساسات کو مکمل طور پر صفحہ قرطاس پر بکھیر سکے۔ موت دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور سب نے ایک دن اسی خالق حقیقی کے حضور حاضر ہونا ہے مگر پھر بھی انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ زندگی کے ہر موڑ پر ساتھ دینے والا ساتھی دکھ اور سکھ میں ہمیشہ ناز اٹھانے والا یوں اچانک ایک دن مجھے تنہا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا۔ میرے میاں محترم چوہدری بشیر احمد صاحب (سابق چیف ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج و عرب) نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی وفات میرے اور میرے بچوں کے لئے ایک ایسا ہی دل ہلا دینے والا سانحہ محسوس ہوتی ہے محترم چوہدری صاحب 20۔ اگست 1996ء کو علی الصبح حسب معمول صبح سے قبل کی عبادت فجر کی عبادت اور ناشتہ سے فراغت کے بعد تیار ہو کر احمدیہ مشن ہاؤس ٹورانٹو جانے کے لئے کسی احمدی دوست کے ساتھ اپنے جماعتی کام کے سلسلہ میں روانہ ہوئے۔ وہاں دوپہر کے وقت اچانک اللہ کی طرف بلاوا آگیا اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے وہ دعا جو ہمیشہ ہی اپنے خاتمہ بالخیر کی کیا کرتے تھے پوری ہو گئی دل اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں شکوہ کی بجائے دل میں اکثر شکر کے جذبات موجزن ہوتے ہیں کہ اے اللہ تو نے ایسا نیک نفس انسان میری زندگی کے لئے چنا یادوں کے آئینے میں جب جھانکتی ہوں تو ان کے ساتھ گزرا ہوا عرصہ حیات اکیاون برس پر پھیلا نظر آتا ہے ان کے دم سے میرے گھر کے در و دیوار روشن تھے تیئس برس کی عمر میں وہ میرے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے اور میرے مونس وغمخوار وہمدم وہمراز بنے جبکہ میری عمر اس وقت 16 سال تھی۔ میں نے ان کو ہمیشہ ہر حال میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز پایا وہ اپنے بزرگوں کی دعاؤں کا بہترین ثمر تھے بچپن سے ہی نہایت نیک اور شریف النفس بچہ کے طور پر گھر بھر میں مشہور تھے جوانی کی عمر میں بھی اطوار کسی بزرگ انسان جیسے تھے وہ (دین حق) کے حکموں پر جان دینے والے تھے کہ جنہیں کوئی کام بھی خدا کے فرمان کے خلاف پسند نہ تھا احمدیت اور ائمہ احمدیت کے عاشق اور دل وجان سے امام جماعت کے حکموں کی اطاعت کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ اپنی زندگی میں تین ائمہ کے دور پائے اور سب کے ساتھ وہی فدایانہ اور عاشقانہ رنگ و تعلق تھا۔ بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے بلکہ آخر دم تک جماعت کے کاموں کو ہمیشہ اولیت دی اور انکساری سے خدمت سلسلہ میں مصروف رہتے اور اس کام کو اپنے لئے اعزاز سے کم نہ جانتے۔ اپنی ملازمت کے دوران مختلف ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا تقریباً ساری دنیا ہی کے دوران ملازمت چکر لگتے رہتے جہاں بھی پہنچتے سب سے پہلے جماعت کے ساتھ رابطہ کرتے۔ جہاں جماعت نہ ہوتی وہاں لٹریچر تقسیم کرتے اور غیراز جماعت لوگوں کے ساتھ تعلقات بڑھاتے اور احمدیت سے متعارف کرواتے خدا کے فضل سے سروس بہت اچھی تھی 20 سال نیوی میں رہے پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے مشورہ کے بعد مرچنٹ نیوی میں آگئے افریقہ 'امریکہ' بلاد عرب اور یورپ کے اکثر ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا۔ ایک دفعہ جزیرہ مڈغاسکر میں گئے تو حسب عادت پیغام حق پہنچایا پھر کئی دفعہ وہاں جانے کا موقعہ ملا تو اپنے اس مشن کو جاری رکھا اس طرح ان کی کوششوں سے وہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور ساری کارروائی کی اطلاع مرکز جماعت کو بھجواتے رہے آخر مرکز کی طرف سے وہاں مربی بھجوایا گیا حضرت صاحب نے ان کا ذکر اپنے خطبہ میں فرمایا (جو روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 7 مارچ 1983ء میں چھپا ہے) کینیڈا آنے سے قبل حضرت صاحب سے ملاقات کی غرض سے گئے تو حضرت صاحب سے عرض کی کہ "آپ نے اس خاکسار اور ناچیز کا نام خطبہ میں فرما دیا خاکسار تو اس لائق نہیں بلکہ حضرت صاحب کی دعا کا محتاج ہوں" اس پر حضرت صاحب فرمانے لگے میں نے آپ کے لئے دعا کی غرض سے ہی نام لیا تھا"

محترم چوہدری صاحب تو بسلسلہ ملازمت اکثر بیرون ممالک کے دوروں پر رہتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں بغرض دعا حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ اگر مشورہ دیں تو میرے میاں نیوی کی ملازمت چھوڑ کر کوئی اور ملازمت کرلیں کیونکہ اس وقت ان کی ترقی میں کچھ رکاوٹ تھی تو حضرت صاحب یہ سنکر مجھے فرمانے لگے کہ "بشیر احمد تو وہاں جماعت کا کام بہت اچھا کر رہے ہیں ہمیں تو ایسے آدمی ہر محکمہ میں چاہئیں میں دعا کروں گا" اور واقعی حضرت صاحب کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے بے شمار ترقی کے مواقع پیدا فرما دیئے۔

ائمہ احمدیت سے چونکہ بے شمار بے حد پیار کا تعلق تھا ہمیشہ باقاعدہ حضرت صاحب کو دعا کے لئے خط لکھتے اور دعا پر کامل توکل اور یقین رکھتے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ بھی بے انتہا پیار کا تعلق تھا اور حضرت صاحب کو باقاعدہ خط لکھتے جن کے بڑے پیارے جوابات موصول ہوتے جو ابھی تک میرے پاس محفوظ ہیں۔ ہر وقت باوضو رہتے اور کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہتے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عربی فارسی اور اردو اشعار کثرت سے زبانی یاد تھے اور بہت سریلی اور درد بھری آواز کے ساتھ اکثر گھر میں پڑھتے رہتے۔ کشفی نظارے بہت دیکھتے اور صرف مجھے ہی بتاتے کہ بیوی کو سب بات بتا دینی چاہئے اکثر خوابوں میں حضرت امام الثانی۔ حضرت امام الثالث اور رفقاء کرام سے اکثر خواب میں ملاقات کرتے۔ حضرت بانی سلسلہ کا قصیدہ شرح روزانہ رات کو سونے سے قبل سارا پڑھتے اور صبح اٹھ کر بھی پڑھتے بلکہ ایک پاکٹ سائز ہمیشہ اپنی جیب میں رکھتے۔

رات کو سونے سے قبل معمول تھا کہ بچے جب چھوٹے تھے اس وقت بھی رات کی اجتماعی دعا اکٹھی کرواتے۔ حتیٰ کہ بچوں کی شادیاں ہو گئیں تو سب اپنے گھروں والے ہو گئے پھر بھی ان کے گھروں میں جاکر کبھی رہتے تو یہی معمول جاری فرماتے ہم دونوں بھی بلکہ آخری رات سے قبل تک رات کی اجتماعی دعا نہ چھوڑی۔ ایک دفعہ کراچی میں آنکھوں کی وبا بہت آئی اور آس پاس والے لوگ اکثر اس بیماری میں مبتلا ہوئے ہمارا چھوٹا بیٹا کلیم احمد اس وقت غالباً آٹھ یا دس سال کا تھا کہنے لگا کہ ابا جان آپ کو پتہ ہے کہ کیوں یہ وبا ہمارے گھر نہیں آئی؟ فرمانے لگے بتاؤ تو کلیم کہنے لگا کہ ہم ہر روز رات کو سونے سے قبل اجتماعی دعا جو کرتے ہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس وباء سے محفوظ رکھا ہے۔

امانت و دیانت کا حد درجہ خیال رکھنے والے تھے اپنے آفس میں اگر ذاتی کام کے لئے خط لکھنا ہوتا تو اپنا قلم کاغذ استعمال کرتے ایک ذرہ بھی سرکاری چیز کا اپنے ذاتی استعمال میں نہ لاتے ایک دفعہ کراچی میں چھوٹے بیٹے کلیم احمد کے ساتھ صدر جا رہے تھے تو جب اسٹیشن پر پہنچے تو گاڑی بھی پہنچ گئی ٹکٹ نہ لے سکے اور رستہ میں بھی کوئی ٹکٹ لینے والا نہ آیا جب واپس پہنچے تو اسٹیشن پر کلیم احمد کو پیسے دیئے اور کہا کہ ٹکٹ لے آؤ کلیم احمد بچہ تھا بار بار پوچھتا تھا کہ اب کیوں ٹکٹ لینا ہے بہرحال ٹکٹ جب خرید لیا تو بیٹے کو کہنے لگے کہ اسے پھاڑ دو کلیم اس بات سے حیران ہوا تو کہنے لگے کہ ہم جاتی دفعہ ٹکٹ نہ لے سکے تھے مگر اب اس لئے لے کر پھاڑ دیئے ہیں کہ حکومت کے خزانے میں تو پیسے چلے جائیں گے اوپر خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے بے شک حکومت کے افسران کو پتہ نہیں چلتا مگر خدا کے حضور ہم جوابدہ ہوں گے۔ عبادت کے بہت پابند تھے اول وقت عبادات کو ادا کرتے اور اشراق فجر سے قبل کی عبادت اور دن میں کئی دفعہ نوافل ادا کرتے۔ سفر شروع کرنے اور آنے کے بعد خصوصی نوافل ادا کرتے پاکٹ سائز کلام الٰہی ہمیشہ ساتھ رہتا۔ نوافل میں خصوصاً فجر سے قبل کی عبادت میں ایسی گریہ زاری کرتے کہ سننے والے پر رقت طاری ہو جاتی اکثر آواز سے ہی آنکھ کھل جاتی۔

1974ء کے فسادات میں چوہدری صاحب بسلسلہ ملازمت سنگاپور میں تھے میں بچوں کے ساتھ کھاریاں میں تھی۔ میرا بیٹا منیر احمد مربی سلسلہ ان دنوں جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا پولیس کے آدمی ربوہ سے جن 72 بہتر آدمیوں کو پکڑ کر لے گئی تھی ان میں منیر احمد بھی شامل تھا اور سرگودھا جیل میں تھا کھاریاں میں بھی ہمارے گھر کے آس پاس کافی فسادات ہوئے اور جلوس کئی دفعہ ہمارے گھر پر بھی حملہ آور ہوا اور آگ لگانے کی کوشش کی مگر خدا تعالیٰ نے ہر دفعہ موقع پر دشمن کی ترکیب کو ناکارہ کر دیا اور ہمیں بال بال بچالیا لوگوں نے مشہور کر دیا کہ رات کو بشیر احمد نے اسلحہ کا ٹرک بھجوا دیا ہے اور ڈر گئے حالانکہ کوئی ٹرک ہمارے گھر کی پچھلی دکانوں میں مال کا آیا ہوگا۔ اسلحہ کا ٹرک تو نہ تھا مگر انہوں نے سنگاپور سے دعاؤں کے بھرے ہوئے ٹرک ضرور بھجوائے تھے۔ اسی سال نومبر میں دو ماہ کی رخصت لے کر آئے تو اپنے گاؤں سامیلہ بھی گئے وہاں لوگ پریشان تھے کیونکہ انہیں احمدیہ بیت الذکر سے نکال دیا گیا تھا چوہدری صاحب نے دو ماہ میں لوگوں سے بات چیت کر کے اپنی احمدیوں کی بیت الذکر کے لئے زمین حاصل کی اور بیت الذکر تعمیر بھی کروالی۔ دن رات اس کام کے پیچھے لگے رہے اور حضرت امام جماعت الثالث کو باقاعدہ رپورٹ بھجواتے اور دعائیہ خطوط لکھتے اور افتتاح کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں نمائندہ بھجوانے کا بھی لکھا تو حضرت صاحب نے اپنا نمائندہ محترم مولوی اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کو بھجوایا میرے جیٹھ مکرم چوہدری اسماعیل خالد صاحب (وفات یافتہ) بھی اس موقع پر موجود تھے کھاریاں سامیلہ اور چک سکندر کے کثیر احباب نے افتتاح میں شرکت کی۔ چوہدری صاحب کے والدین بھی اپنے علاقہ کے مانے ہوئے عالم تھے اور علم وفضل کے لحاظ سے منفرد مقام رکھتے تھے ان کی والدہ صاحبہ (جو میری پھوپھی جان بھی لگتی تھیں) نے بے شمار عورتوں اور بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا اور دیسی حکمت کا خاصا علم رکھتی تھیں اور علاج معالجہ دیہاتی لوگوں کا کرتیں اور خدا ترس اور نافع الناس وجود تھیں بیٹا بھی اپنی والدہ محترمہ کی طرح کا نیک نمونہ تھا علم دین کے لحاظ سے بھی اور دینی دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے بھی اثر ورسوخ والے تھے۔ آپ بے انتہا مہمان نواز تھے مرکز سلسلہ سے جو کوئی بھی نمائندہ یا مربی صاحب آتے ان کی خوب مہمان نوازی کرتے اور تعلق نبھاتے۔

عسر اور یسر میں خدا کے حضور گڑگڑانے والے اور اس کے بے حد شکر گزار بندے تھے چھوٹی چیزوں پر خدا کا شکر ادا کرتے توکل علی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اپنی پچھلی زندگی پر نظر دوڑاتے اور خدا کے فضلوں کو دیکھتے اپنی اولاد در اولاد کو دیکھتے اور کہتے کہ خدا تعالیٰ نے میرے باغ پر فضلوں کی بے انتہا بارش ہمیشہ کی ہے میں تو کچھ بھی نہ تھا زندگی میں کئی امتحان اور بیماریاں بھی دیکھیں مگر صبر کا ایک خاص رنگ ہمیشہ نمایاں رہتا اور خدا کی رضا میں راضی رہتے ہمیشہ اچھی امید خدا تعالیٰ سے رکھتے بہت مضبوط ارادے اور مثبت سوچ کے حامل انسان تھے فرماتے کہ "بشیر احمد کی سرشت میں ناامیدی نہیں ہے۔" بعض دفعہ تو ایسے حالات میں اور ایسے صدمات کے موقع پر جبکہ اپنے انتہائی پیارے جدا ہوئے کہ دوسروں کے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے مگر ان کو دیکھ کر سب صبر پکڑتے۔ ان کی والدہ صاحبہ اکیاون برس کی عمر میں اچانک وفات پاگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے ذریعہ پہلے سے ہی بتا دیا تھا فوراً خبر ملتے ہی چھٹی لے کر پہنچ گئے بڑے بھائی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک عبدالباسط

خطاطی سے کمپیوٹر کمپوزنگ تک

انسانی زندگی اور کام ہمیشہ سے ساتھ ساتھ چلتے آرہے ہیں۔ زندگی میں مختلف کام ہر حال میں انسان کو کرنے پڑتے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر ہاتھ سے کرنے پڑتے ہیں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیں اپنے کام ہاتھ سے کرنے کی عادت ہو چکی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ ہم اپنے کام ہاتھ سے اس لئے کرتے ہیں کہ ان کا نعم البدل یعنی مشین ہم Afford نہیں کرسکتے۔ گوکہ اس وقت گھروں میں ہم چھوٹی چھوٹی بہت سی مشینیں استعمال کرتے ہیں جن سے ہمارے کام بہت جلد اور بہت بہتر ہو جاتے ہیں۔ گھریلو طور پر استعمال ہونے والی مشینری میں استری' گرائنڈرز' ہیرڈرائیرز' ہوورز' الیکٹرک کیٹلز' واشنگ مشینز+ڈرائیرز' پانی کی موٹریں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب مشینوں سے پہلے یہ تمام کام یعنی کپڑے استری کرنے' مصالحے پیسنے' بال سکھانے' گھر کی صفائی کرنا' پانی گرم کرنا' کپڑے دھونا+خشک کرنا اور پانی کا انتظام کرنا ہمیں ہاتھ سے کرنے پڑتے تھے' یعنی ان کاموں میں ہماری مدد کوئی مشین نہیں کرتی تھی۔ بلکہ یہ سارے کام مکمل طور پر Manually کرنے پڑتے تھے۔

پچھلی ایک یا دو صدیوں میں ہماری زندگی میں جتنی مشینری داخل ہوئی ہے اس کو ابتک مختلف شکلوں میں دن بدن اضافے کے ساتھ ہم لوگ استعمال کر رہے ہیں۔ یعنی ان کے کام کرنے کا بنیادی طریقہ وہی ہے لیکن ان کی جسمانی حالت پہلے سے بہتر ہوتی جاتی ہے۔ ہر آنے والے دور میں ان **ٹیکنالوجیز** کے ماہران میں تبدیلی اور بہتری انسانی سہولت کے طور پر کرتے جاتے ہیں۔

آج سے سو سال پہلے ریڈیو' کیمرہ' ٹیلی فون' ڈیزل انجن وغیرہ بہت مختلف شکل میں کام کر رہے تھے۔ ان کی جسمانی ساخت بہت بڑی' اور ان کا الیکٹرو مکینیکل سسٹم بہت پیچیدہ تھا۔ اور اسی وجہ سے ان کی مرمت' دیکھ بھال ہر طرح سے مشکل تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت انسان نے ان سب اپنے بزرگوں کی بنائی ہوئی مشینوں کو نہ صرف اپنے لئے آسان فہم بنایا بلکہ اس کو زیادہ آسانی سے استعمال ہونے' اور مرمت و دیکھ بھال کے قابل کرلیا۔

ازل سے انسان نے ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے لئے زبان کا استعمال کیا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ شروع میں یہ زبان یعنی لغت بہت مختصر ہوگی' اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں جامعیت آتی گئی ہو۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ انسان نے ازل سے ہی بولنا سیکھا۔ البتہ یہ بات قابل تحقیق ہے کہ لکھنا انسان نے کب شروع کیا۔ انسان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اس وقت کی چیزیں بھی دریافت ہوئی ہیں جب وہ پہاڑوں' جنگلوں اور غاروں میں رہتا تھا۔ گو اس وقت ان کی زبان اتنی مختصر تھی کہ وہ زیادہ تر Symbols (خاکے) استعمال کرتے تھے۔ یعنی ایک فقرے کے لئے ایک سمبل ہوتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات چند خاکوں کی مدد سے ایک دوسرے کو لمبے لمبے پیغامات پہنچادیا کرتے تھے۔ شاید انہی سمبلز سے آج کی ماڈرن دنیا نے Short Hand کا تصور لیا ہو۔

لکھنے کے ساتھ ساتھ انسان نے ہمیشہ صاف لکھنے پر بھی توجہ دی ہے۔ کیونکہ لکھنا تو اس نے ہے لیکن پڑھنا کسی دوسرے نے۔ اس لئے انسان نے فن کتابت (Calligraphy) میں ہمیشہ نئے نئے اور جاذب نظر اضافے کئے ہیں۔ یعنی اپنی لکھی ہوئی تحریر کو ہمیشہ خوبصورت سے خوبصورت بنانے کی کوشش کی ہے۔ آج تو فن کتابت ایک علیحدہ مضمون یا آرٹ بن چکا ہے۔ یعنی صاف اور خوبصورت لکھنے کی ماہرین سے تربیت لی جاتی ہے۔ بعض لوگ تو اپنی ذات کے لئے بھی فن کتابت سیکھتے ہیں تاکہ ان کی لکھائی خوبصورت ہو جائے کیونکہ خوبصورت لکھائی سے انسانی ذات میں نکھار اور وقار پیدا ہوتا ہے۔

جہاں تک کہ کتابت یعنی Calligraphy کا تعلق ہے اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ کاغذ کی ایجاد سے پہلے جب ضروری دستاویزات چمڑے' پتھروں اور لکڑیوں پر لکھی جاتی تھیں اس وقت بھی ان چیزوں پر لکھنے والے یعنی کاتب ہوا کرتے تھے۔ جو باقاعدہ اپنے فن کے ماہر تھے اور بڑی لمبی ریاضتوں کے بعد کاتب بنتے تھے۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں کاتب یعنی خوبصورت لکھنے والوں کا ذکر ملتا ہے۔ یعنی یہ فن اس وقت بھی موجود تھا گوکہ لکھنے والے بہت کم تھے' لیکن تھے۔ قریباً دو صدیاں قبل کاغذ اور چھاپہ خانے ایجاد ہوئے تو فن کتابت کمرشل ہوگیا۔ کتابوں کے چھپوانے کا سب سے بنیادی کام کتابت سے شروع ہوتا تھا اس کے بعد پرنٹنگ کے باقی مراحل آتے ہیں۔

اسلامی دنیا میں فن کتابت اور فن خطاطی اپنے عروج پر رہے۔ عربوں نے ان فنون میں بھی کمال حاصل کیا اور بہت سے خوبصورت خط متعارف کروائے جو آج بھی ہم روزمرہ زندگی میں اپنے معاشرے میں مختلف سائن بورڈز اور بینرز پر دیکھتے ہیں۔ کتابوں کی لکھائی بھی اگر ہم پرانے وقتوں کی دیکھیں تو بہت خوبصورت ہوتی تھی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ موتی پروئے ہوئے تھے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ مسلمان کاتبوں نے اس فن میں بھی کمال حاصل کیا ہے' نہ صرف کاغذ پر بلکہ پتھر اور لکڑی اور لوہے نیز ہر دھات پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ اسلامی تعمیرات اپنی دوسری خوبیوں کے علاوہ فن کتابت اور خطاطی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں جن پر ان وقتوں کے کاتبوں نے خوبصورت ڈیزائن اشعار اور قرآنی آیات کندہ کی ہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس فن میں جدت لانے کے لئے مشینیں استعمال ہونا شروع ہوگئیں۔ مغربی دنیا نے تو بہت پہلے کتابت میں مشینیں استعمال کرنا شروع کردیں یعنی سترھویں صدی میں ٹائپ رائٹر کا استعمال شروع ہوگیا۔ ذاتی دستاویزات کے علاوہ دفتری امور میں اس کا استعمال بہت زیادہ ہوگیا۔ انگلش میں چھپنے والی تمام کتابیں ٹائپ ہونے لگیں یعنی ان کی کمپوزنگ (سکہ کمپوزنگ) شروع ہوگئی۔ اس طرح کتابیں خوبصورت نظر آنے لگیں۔ لیکن سکہ کمپوزنگ بھی کتابت کی طرح بہت وقت لینے والا عمل تھا۔ ایک کتاب کی کمپوزنگ میں بعض اوقات کئی کئی ماہ لگ جاتے۔ وقت کی بچت کیلئے انسانی ذہن نے ترقی کرتے کرتے Manually Type Setting کے بعد کمپیوٹر پر کتابت یعنی کمپوزنگ کے Softwares بنالئے جو ترقی کرتے کرتے آج اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آج دنیا میں جتنی زبانیں لکھی جاتی ہیں ان کے Softwares کمپوزنگ کے لئے دستیاب ہیں۔

اگر ہم صرف اردو کمپوزنگ پر نظر ڈالیں تو ہمیں 1970ء کی دہائی میں اس کا آغاز ملتا ہے۔ شروع میں تو یہ پروگرامز اتنے جامع نہ تھے اور ان پروگرامز میں اتنی سہولیات بھی نہ تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اردو کمپوزنگ نے ترقی کی اور بہت ترقی کی اور آج اس فیلڈ میں بھی ہم اپنے ہم عصر ملکوں سے بہت آگے ہیں۔

مختصراً تحریر کرتا چلوں کہ کمپیوٹر کمپوزنگ کرنے کے لئے سب سے بنیادی چیز کمپیوٹر اور اس میں موجود Software ہے۔ سب سے پہلے اپنے مطلوبہ مسودہ کی ٹائپنگ کی جاتی ہے' اس کے بعد اسے مطلوبہ سائز میں لیزر پرنٹرز پر پرنٹ کرلیا جاتا ہے۔ اس عمل میں بہت سی باتیں قابل غور ہوتی ہیں کہ صفحہ کا سائز کیا ہے۔ الفاظ کی موٹائی' ان کا درمیانی فاصلہ' لائنوں کا درمیانی فاصلہ' عناوین کی موٹائی' سٹائل' پوزیشن وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مراحل طے کرنے کے بعد جب مواد کو ٹریسنگ پیپر پر لیزر پرنٹ کیا جاتا ہے تو یہ ٹریسنگ پیپر کاپی پیسٹ ہونے کے بعد پریس میں چلی جاتی ہے۔ جہاں اس پیسٹ کی ہوئی کاپی کی پلیٹ بنتی ہے اور پھر یہ پلیٹ پرنٹنگ مشین کے اوپر لگ جاتی ہے اور چھپائی شروع ہو جاتی ہے۔

کمپیوٹر کمپوزنگ کا اگر ہم فن کتابت سے موازنہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کمپوزنگ میں بہت زیادہ وقت کی بچت کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ اس کا محفوظ (Storage) رہنا ہے۔ ہم محفوظ کئے ہوئے کام کو جتنی دفعہ چاہیں پرنٹ کرسکتے ہیں اور ہر دفعہ ان کا سائز وغیرہ بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ ایک اوسط کمپیوٹر کمپوزر ایک دن میں تقریباً 50 صفحات آسانی سے کمپوز کرسکتا ہے جبکہ اس کے برعکس کاتب ایک دن میں زیادہ سے زیادہ 10 صفحات لکھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر کمپوزنگ میں جاذبیت' خوبصورتی اور جامعیت کتابت سے بہت زیادہ ہے۔ ہاتھ سے لکھنے اور کمپیوٹر کمپوزنگ میں بہت سے فرق ہیں' اور یہ ایک لمبی بلکہ بہت لمبی بحث ہے جس کی ضرورت شائد اس لئے بھی نہیں کہ آج دنیا میں موجود ہر انسان کمپیوٹر کمپوزنگ کی افادیت کو اچھی طرح سمجھ چکا ہے۔ روزمرہ زندگی میں ہر انسان کمپیوٹر کمپوزنگ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ متعارف ہے۔ ملکی اخبارات' رسائل اور کتب تقریباً تمام ہی آج کمپیوٹر پر کمپوز ہو رہی ہیں۔ کمپوز کی ہوئی کسی اخبار یا رسالے کا ہاتھ سے لکھی ہوئی اخبار یا رسالے سے موازنہ کریں تو فرق صاف ظاہر ہو جائے گا۔

مندرجہ بالا باتیں لکھنے سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کتابت یا کاتب اپنی عمر گذار چکے ہیں۔ کتابت آج بھی ہمارے ملک میں استعمال ہوتی ہے اور کافی حد تک ہوتی ہے۔ اس کی افادیت اپنی جگہ پر ہے اور مسلّم ہے۔ لیکن اس جدید مشینی دور میں اب صرف وہی کاتب کام کر رہے ہیں جن کے ہاتھ صحیح معنوں میں موتی پروتے ہیں' اور ان حضرات کی تعداد ہمیشہ سے ہر دور میں بہت ہی کم رہی ہے۔ آج بھی پرنٹنگ فیلڈ میں بعض کام ایسے ضرور دیکھنے میں آتے ہیں جہاں کتابت یعنی ہاتھ سے لکھائی کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور کمپیوٹر کمپوزنگ کسی وجہ سے کارگر نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کمپیوٹر کمپوزنگ کو ہمیشہ نیک مقاصد کے لئے استعمال کریں' اور ہماری کمپوز کی ہوئی کتابیں' رسائل' اور اخبار ہمیشہ اشاعت دین حق میں مددگار ہوں اور اس طرح ہم بھی دعوت الی اللہ میں شامل ہوسکیں۔

☆○☆○☆○☆

تم اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31432 میں محمد لطیف ولد عبدالعزیز قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-2-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان پختہ برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع بدوملی مالیتی۔/130000 روپے۔ اور نقد رقم۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد لطیف اونچی گلی بدوملی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر 9913 گواہ شد نمبر2 محمد رفیق وصیت نمبر 29668۔

مسل نمبر 31433 میں غلام محمد ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانہ میانوالی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ جس کے 1/2 حصہ کا مالک ہوں مالیتی۔/50000 روپے۔ 2۔ زر خرید زمین برقبہ ساڑھے 2 ایکڑ مالیتی۔/250000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد صاحب زمین برقبہ تین ایکڑ مالیتی۔/300000 روپے۔ اور مکان پختہ واقع خانہ میانوالی ضلع نارووال۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/927 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام محمد خانہ میانوالی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ثانی وصیت نمبر 29967 گواہ شد نمبر2 محمد یونس وصیت نمبر 12390۔

مسل نمبر 31434 میں رشیدہ بیگم زوجہ غلام محمد کاہلوں قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانہ میانوالی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ تقریباً ڈیڑھ ایکڑ زمین واقع منگولے کھوکھر والی میانوالی ضلع نارووال مالیتی۔/150000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد ڈیڑھ ایکڑ زمین واقع کھوکھر والی مالیتی۔/150000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/1500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم خانہ میانوالی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ثانی وصیت نمبر 29967 گواہ شد نمبر2 محمد یونس وصیت نمبر 12390۔

مسل نمبر 31435 میں محمد اکبر اقبال ولد عبدالقادر قوم ہاشمی پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمر کوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-8-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6600 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکبر اقبال قادر ہومیو اینڈ ڈینٹل کلینک کنری ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 عبدالجید زاہد نائب امیر جماعت احمدیہ کنری گواہ شد نمبر2 عبدالمجید سیکرٹری وقف جدید کنری جماعت احمدیہ۔

بقیہ صفحہ 3

اور خود اعتمادی بحال ہو اور اس میں اضافہ ہو۔

پاکستان کے سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن ' ڈاکٹر منیر احمد خان نے کہا کہ سلام ایسے کشف بین انسان تھے جو نئے نئے ادارے متشکل کیا کرتے تھے۔ وہ ایک ایسے محب وطن تھے کہ جنہوں نے اپنے ملک کی جی بھر کر خدمت کی۔ تیسری دنیا کے ایسے خدمت گزار تھے کہ جس نے تیسری دنیا کے سائنس دانوں میں نئی امیدوں' ولولوں اور امنگوں کی روح پھونک دی۔ اس لحاظ سے وہ اس صدی کے سائنس دانوں کے قائد تھے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سلام پاکستان میں اٹامک انرجی کمیشن کے 14 سال تک سرگرم رکن رہے۔ اور کمیشن کے مختلف منصوبوں کی رہنمائی ' ترقی اور تکمیل میں گراں قدر کام کیا۔ جس میں Pinstec اور Kanupp کے منصوبے شامل ہیں۔

ڈاکٹر سلام نے جب صدر ایوب خان سے کہا کہ مجھے ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے نہ کہ امریکن قرضے کی۔ اس کے نتیجے میں صدر کینیڈی نے Revelle Commission پاکستان بھجوایا تاکہ وہ پانی کی نکاسی اور سکیم کا جائزہ لے سکے۔ Suparco کے ادارہ کا قیام بھی ڈاکٹر سلام کا مرہون منت ہے جہاں سے سائنس دانوں کو تربیت پانے کے مواقع حاصل ہوئے۔ جنہوں نے بعد میں جاکر تحقیق و ترقی کے اداروں میں اور ملک کی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ مرتبے حاصل کئے۔ ڈاکٹر منیر خان نے کہا کہ ہم جنہوں نے سائنس کی دنیا کو کھو دیا تھا' ڈاکٹر سلام ہمارے لئے ایسا دریچہ ثابت ہوئے جہاں سے ہم نے سائنس کی نئی دنیا دیکھنے کی صلاحیت حاصل کی۔

پروفیسر Pervez Hoodbhoy نے کہا کہ پروفیسر سلام کو دنیا بھر میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ہر مسلمان ملک ان پر فخر کرتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر سلام نے اپنے ملک پاکستان میں انتہائی اذیت اٹھائی۔ اور احمدیہ جماعت کا فرد ہونے کی وجہ سے عناد اور امتیازی سلوک کا شکار ہوئے۔ اس وقت جب پاکستان انہیں بھول گیا تھا ساری دنیا انہیں قدر و منزلت سے نواز رہی تھی۔

پروفیسر M.A. Virasoro کے نام ایک پیغام میں جناب نواز شریف وزیر اعظم اسلامک ریپبلک آف پاکستان نے کہا کہ مجھے یہ جان کر بہت مسرت ہوئی ہے کہ انٹرنیشنل سنٹر فار تھیورٹیکل فزکس کی مجلس منتظمہ کو حکومت اٹلی کا تعاون حاصل ہے۔ اور انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی اور یونیسکو کے مشترکہ فیصلہ سے اس ادارہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جناب وزیر اعظم نے کہا کہ یہ عظیم مرکز نہ صرف ان کے لئے باعث اعزاز ہے بلکہ یہ پاکستان کے لئے بھی اسی طرح عزت افزائی کا موجب ہے۔ ڈاکٹر سلام دنیا کے بلند مرتبہ سائنس دان تھے جنہوں نے 30 سال پہلے اس ادارہ کو قائم کیا۔ ہم فخر کرتے ہی کہ وہ واحد پاکستانی ہیں جو نوبل انعام یافتہ ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان کے سائنسی مشیر کی حیثیت میں 14 سال تک ملک کی گراں قدر خدمت سرانجام دی۔ ICTP کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے نہ صرف انہوں نے عالمی فزکس برادری کی خدمت کی بلکہ انہوں نے تیسری دنیا کے سائنسدانوں کی تربیت و رہنمائی کا موثر اہتمام کیا۔ انہوں نے علم کی حدود میں وسعت پیدا کی اور اپنی صلاحیتوں سے دنیا بھر میں سائنس کی ترویج میں غیر معمولی کام کیا۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس مرکز کا نیا نام دنیا بھر کے نئے سائنس دانوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

رپورٹ مرتبہ۔ بشیر الدین احمد سامی

الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری تا 15 جنوری 1998ء

بقیہ صفحہ 3

ان میں وہ چمک دمک کہاں جو سچے موتیوں میں ہوا کرتی ہے۔ اس معصوم انسانی شبیہہ نے جس نے مجھے اس غواص سے متعارف کرایا۔ جواب دیا۔ آگے آئیں۔ بڑھیں۔ طشت کو اپنے ہاتھ میں تھام لیں۔ چمکتے ہوئے جواہرات چن لیں۔ یوں تو سارے کا سارا طشت ہی قیمتی اور انمول ہے۔ مگر آپ اپنی حسب منشاء چن لیں اور اپنی مرضی سے جس طرح بھی چاہیں۔ اپنے لباس کی زینت بنا لیں۔ میں اس راہنما کے سامنے انکار نہ کر سکی۔ جانے کیوں؟۔ اس راہنما نے کچھ ایسے خلوص سے مشورہ دیا کہ میں اسے رد نہ کر سکی۔ غیر ارادی طور پر آگے بڑھی۔ یہ سوچتی ہوئی۔ جوہری بڑے پروقار وطیرے کا مالک ہے۔ یہ متعارف کروانے والی شخصیت محض طفل تسلی نہیں۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی سنجیدہ۔ پروقار۔ ہستی .... سے مجھے کماحقہ روشناس کرا سکے؟..... میں نے اس ننھے راہنما کی معیت میں۔ اور اس کی راہنمائی میں طشت کو پرکھنا شروع کیا۔ میں بیساختہ کہہ اٹھی کہ یہ طشت تو اس جوہری کی تخلیق ہے۔ اور اس کے اندر جو چمکتے ہوئے ہیرے رکھتے ہیں یہ تو اس کے اقوال ہیں۔

وہ ننھا راہنما جھکا۔ اور جھک کر آہستہ سے مجھے کہا کہ پھر ان اقوال سے فائدہ اٹھایئے۔ حقیقت میں جو فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی کے افعال ہی سے راہنمائی حاصل کر سکتا اور مستفید ہو سکتا ہے۔ نیت اگر راس ہو۔ جستجو اگر کامل ہو تو۔ اقوال بھی ایسے شخص کے لئے رہنمائی کا موجب بن سکتے ہیں۔

اب مجھ پر صحیح حقیقت۔ آشکار تھی۔ میں بوجھل قدموں سے آگے بڑھی۔ اور اس سے طشت تھام لیا۔ یہ موتیوں بھرا طشت کیا تھا؟

(آپ سوچیں۔ غور کریں اور بوجھیں۔ ادارہ)

ooo

بقیہ صفحہ 4

دو تین دن بعد کسی مجبوری کی وجہ سے پہنچے۔ ماں کا وجود تو دنیا جہان کی نعمت ہوتا ہے پھر ان کی ماں تو تھی ہی ایک نرالی ماں۔ بے انتہا صدمہ کا عالم تھا بڑے بھائی جان جب پہنچے تو انہوں نے صدمہ میں رونا شروع کر دیا۔ اتنا روئے کہ چپ ہی نہ ہوں بہنیں اور باپ پریشان کہ کیسے حوصلہ دلائیں اور چپ کروائیں جبکہ سب کے حوصلے ٹوٹ رہے تھے۔ تو چوہدری صاحب نے کلام الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مطالب بیان کر کے انہیں چپ کرایا۔

اپنے اقرباء اور رحمی رشتوں کا ازحد خیال رکھتے۔ ماں باپ کے فرماں بردار بیٹے اور بہنوں کے دلارے اور بہت پیار کرنے والے بھائی تھے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ سب اقربا کے ساتھ نیکی اور احسان کا سلوک فرماتے چاہے کوئی ان کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کرتا یہ اپنے نیک سلوک کو قائم رکھتے۔ کبھی کسی کا برا نہ چاہا نہ کیا بلکہ سب کے لئے برابر نام بنام دعائیں کرتے دعا کی لمبی لسٹ بنائی ہوتی جن کے نام لے لے کر دعائیں کرتے۔

علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی لگن ہمیشہ ہی رہتی شعروشاعری کا بھی بے حد شوق تھا کئی اردو فارسی نظمیں لکھیں ڈائری ہمیشہ ساتھ رہتی جس میں کلام پاک کے تفسیری نوٹس اور حضرت صاحب کے درس خطبہ جات کے اہم نکات ساتھ ساتھ نوٹ کرتے جاتے۔ دعاؤں کا چونکہ بے حد شوق تھا گھر کے ہر کونے اور دراز میں مختلف اوقات کی دعاؤں کے نوٹ رکھے ہوتے۔ حضرت صاحب نے جب شروع امامت میں علمی تحقیق کی تحریک فرمائی تو میں نے ان کو اس کام کے لئے آمادہ کیا پھر انہوں نے خدا کے فضل سے کراچی میں یہ کام شروع کر دیا کینیڈا آنے کے بعد اس کام کو جاری رکھا اور تحریک جدید مرکز ربوہ میں اپنی تحقیق بھجواتے اور مجھے بھی دعائیں دیتے کہ اس کام کا ثواب تمہیں بھی ملے گا کیونکہ تم نے مجھے اس کام میں آگے کیا ہے۔ اس وقت مکرم قاضی حبیب اللہ صاحب انچارج علمی تحقیق کے بڑے محبت بھرے خطوط بھی ملتے۔ اکثر میں بھی جماعت کے کام کرنے کو بے انتہا خدا کا فضل سمجھتی اور اظہار بھی کرتی تو فرماتے تمہارا ایمان تو مجھ سے بھی بڑھا ہوا ہے اور بے انتہا دلجوئی فرماتے۔ اپنی اولاد بیٹوں بیٹیوں کے بے حد شفیق باپ تھے خصوصاً بچیوں کے نازک جذبات کا بے حد خیال رکھتے ان کے کاموں میں بے حد تعریف کرتے ان کی خوشی میں خوش ہو جاتے اور ذرا تکلیف پہنچنے پر تڑپ اٹھتے اور فوراً پہنچ جاتے اور ہر ممکن طریقہ اور دعاؤں سے مدد فرماتے۔ اسی طرح بہو بیٹیوں کے ساتھ محبت کا تعلق بے تکلفانہ دوستی کا رنگ رکھتا تھا غرض کہ وہ میرے اور میری اولاد کے لئے انمول دعاؤں کا خزانہ تھے بچے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے بے حد پیار کرنے والے اور بے حد عزت وادب کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کی عاجزانہ دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

آخر میں میں احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کرتی ہوں کہ جن جن صاحب کو ان کے ساتھ ملنے یا وقت گزارنے کا موقع ملا ہے کچھ ان کی یاد میں ہمیں لکھ کر احمدیہ مشن کینیڈا کی معرفت بھجوائیں تاکہ ہم اس کو کتابی شکل میں شائع کر سکیں۔ نیز تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں میں دوام بخشے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور میرے سر پر بھی اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔ آمین

○○○

گمشدہ نقدی

○ مورخہ 98-1-20 کو بوقت ساڑھے چار بجے شام سبزی منڈی ریلوے پھاٹک کے پاس قریباً پندرہ ہزار روپے گم ہو گئے ہیں۔ جس کسی کو بھی ملے ہوں براہ کرم دفتر صدر عمومی یا کوارٹر نمبر 206 صدر انجمن احمدیہ پہنچا دے۔ اس کو حسب توفیق انعام بھی دیا جائے گا۔

گمشدگی - بازیابی

○ پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ گمشدگی اور بازیابی کی اطلاع صدر عمومی صاحب کے دفتر میں کی جائے۔

اب پھر گذارش ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔

(ادارہ الفضل)

بقیہ صفحہ 1

سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مختصر سی دعا میں ہم پر واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ حجت (دین حق) ساری دنیا پر پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے رب کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جوتی کا تسمہ ہو یا تمام دنیا میں حجت (دین حق) کو پورا کرنا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقاء اور اپنی جدوجہد میں کامیابی اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی طاقت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے اس لئے آج میں پھر اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں۔

(از خطبہ 19 اکتوبر 1970ء)

○○○

بقیہ صفحہ 2

جنتوں کا وارث بنائے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپے رکھے خدا تعالیٰ ہمارے شفیق اور محسن کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان اور عزیزوں اور جماعت کے جملہ احباب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت میں جو ظاہری طور پر خلا پیدا ہوا ہے اس کو محض اپنے فضل سے پر فرمائے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ صاحب کا اراکین مجلس کے ساتھ نہایت پیار اور شفقت کا تعلق تھا اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بھی اجر عظیم عطا فرمائے اور ہم اراکین و ممبران کو توفیق عطا کرے کہ ہم ان کے لئے ہمیشہ دعا گو رہیں نیز خدا تعالیٰ ہمیں امامت سے وابستہ رکھے اور اطاعت گزار بناتے ہوئے سیدھے راستہ پر قائم رکھے۔ آمین

ہم ہیں اس عظیم غم میں برابر کے شریک اراکین و ممبران مجلس نابینا ربوہ

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی رعایت کیساتھ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
تشخیص علاج ادویات
35460 پوسٹ کوڈ
گول بازار ربوہ ● فون: 212399

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

خبریں

ربوہ: 22- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ فرقہ واریت پھیلانے والے مولویوں کو منبروں سے اتار کر سرعام سزا دیں گے۔ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگانے والے نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی پاکستانی۔ بلکہ وہ پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں۔ تمام لوگوں کو اپنے عقائد کے مطابق عبادت کا حق حاصل ہے۔ ہمیں کسی دوسرے کے مسلک میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ عوام فرقہ واریت کو ہوا دینے والے نام نہاد مولویوں کی نشان دہی کریں۔ ہمیں نظریات ایک دوسرے پر ٹھونسنے کا سلسلہ ختم کرنا ہوگا۔ ہم علماء حق کا خلوص دل سے احترام کرتے ہیں۔ فرقہ واریت کی ذمہ داری سابق حکومت پر ہے۔ جس نے ایک گروپ کو وزارت سے نوازا۔ جس کی وجہ سے فرقہ واریت اور دہشت گردی میں اضافہ ہوا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بدوملہی میں میاں عبدالحمید ایم پی اے کے والد کے قتل پر تعزیت کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ وزیر اعلیٰ نے میاں نذیر احمد کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں کو پکڑنے والے پولیس اہلکاروں کو سر کا تاج بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ملزم کو مظلوم اور مظلوم کو ملزم بنانے والوں کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا۔ سانحہ مومن پورہ پولیس اور ایجنسیوں کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے تو یہ واقعہ نہ ہوتا۔

○ صدر مملکت نے جمعیت اہل حدیث کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ علماء اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو فرقہ واریت کی بھینٹ نہ چڑھنے دیں۔ حکومت نفاذ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔ سود کا خاتمہ اولین ترجیح ہے۔ حکومت شریعت کی بالادستی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے زور شور سے کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ملک میں نظام صلوٰۃ نافذ کر کے دم لیں گے۔

○ وفاقی کابینہ نے ملک میں دہشت گردی کی روک تھام کے لئے ایک منصوبہ کی منظوری دی ہے جس کے تحت تمام ممنوعہ وغیر ممنوعہ بور رکھنے والے شہریوں کو اپنے آبائی اضلاع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر میں ہتھیاروں کا اندراج کرانا ہوگا۔ اسلحہ کی نمائش پر پابندی ہو گی۔ تھانیداروں کو برآمدگی کا اختیار ہو گا۔ مشکوک افراد کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ تمام اسلحہ ڈیلروں کی جانچ پڑتال ہو گی۔ دہشت گردوں اور مذہب کی آڑ میں فرقہ واریت پھیلانے والوں سے آہنی ہاتھ سے نبٹا جائے گا۔ وزیر اعظم نے وزارت داخلہ کو پلان پر عمل در آمد اور مانیٹرنگ کی ہدایت کر دی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ توہین عدالت کے قانون کی غیر موجودگی میں اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں پر عمل در آمد نہیں ہو سکتا۔ جسٹس شیخ ریاض نے ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ توہین عدالت کے قانون کا مقصد ججوں کا دفاع نہیں عوامی نظام کا دفاع ہے۔ منصفانہ تبصرے اور توہین آمیز الفاظ میں واضح فرق ہوتا ہے۔ قانون نہ ہو تو لوگوں کو عدلیہ اور ججوں کی سیکنڈلائز کرنے کا اختیار مل جائے گا۔

○ برطانوی عدالت نے حکم دیا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے کھاتوں کی تحقیقات فوری روک دی جائے۔ عدالت نے حکم امتناعی میں کہا ہے کہ اس سلسلہ میں 9۔ افراد سے انٹرویو بھی نہ لئے جائیں۔

○ پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ عیدالفطر کے سلسلے میں ادارے کے رکن اخبارات میں دو چھٹیاں ہوں گی۔ اگر عید جمعرات کو ہوئی تو صبح کے اخبارات جمعہ اور ہفتہ (30، 31 جنوری) کو شائع نہیں ہوں گے۔ جبکہ شام کے اخبارات 29 و 30 جنوری کو شائع نہیں ہوں گے۔ اور اگر عید الفطر جمعہ کو ہوئی تو صبح کے اخبارات ہفتہ اور اتوار یعنی 31 جنوری و یکم فروری کو شائع نہیں ہوں گے۔ جبکہ شام کے اخبارات جمعہ اور ہفتہ یعنی 30، 31 جنوری کو شائع نہیں ہوں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کے بار بار تبادلے قومی خزانے پر بوجھ ہیں۔ عدالت نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو ہدایت کی کہ سیکرٹری تعلیم کے ذریعے ایک خاتون ٹیچر کا بار بار تبادلہ کرنے والے افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ وفاقی حکومت نے جنرل سیلز ٹیکس کا نفاذ یکم جون تک موخر کر دیا ہے۔ تاجروں کی طرف سے ہڑتال اور احتجاج کے بعد سی بی آر کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ لندن سے واپسی پر سی بی آر کے چیئرمین نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو جنرل سیلز ٹیکس موخر ہونے کا علم نہیں۔

○ وفاقی شرعی عدالت نے قرار دیا ہے کہ نیت پوری ہو اور جرم مکمل نہ ہو سکے تو بھی پوری سزا ملنی چاہئے۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

1۔ ٹرینی مشین آپریٹر
(ا) کم سے کم تنخواہ 2,000/ روپے ٹریننگ پیریڈ کے بعد تنخواہ حسب قابلیت بڑھائی جاسکتی ہے۔ کسی بھی صنعت میں 3 سال کام کرنے کا تجربہ یا کسی ادارے سے مکینیکل یا الیکٹریکل میں ڈپلومہ یا کسی صنعتی ادارے میں اپرنٹس شپ
(ب) میٹرک پاس افراد بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

2۔ ڈپلومہ ہولڈرز کم سے کم تنخواہ دوران ٹریننگ پیریڈ 2500/ روپے
3 ماہ ٹریننگ کے بعد 3000/ روپے
گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سے 3 سالہ ڈپلومہ
تنخواہ کے علاوہ دیگر سہولیات مثلاً سالانہ چھٹیاں، میڈیکل، گریجوٹی مفت سنگل رہائش 6 ماہ کی سروس کے بعد فیملی رہائش جگہ موجود ہونے پر دی جاسکتی ہے
● تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف بھجوائیں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس 18 جی ٹی روڈ جہلم
0541 - 622428 - 29

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیور یٹو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

خوشی کے اس مبارک موقع پر احمدی احباب کی خدمت میں ہماری طرف سے
دلی مبارکباد قبول ہو
اعلیٰ ورائٹی رعایت کے ساتھ سیل ● سیل ● سیل
ہمارے ہاں نہایت ہی اعلیٰ رنگوں اور نت نئے ڈیزائنوں میں تیار لیڈیز کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں نیز جارجٹ ● ڈبل جارجٹ ● ٹرپل جارجٹ ● سٹون واش ● مرینہ ● تبتی ● شنگھائی اور دیگر لیڈیز کپڑا ● کوٹ پتلون کے لئے لارنس پور کی ورائٹی بھی دستیاب ہے ● مردانہ کوٹ پتلون ● واسکٹ ● ٹو پیس سوٹ کی سلائی بھی کی جاتی ہے ● کوٹ پتلون کا کپڑا بھی انتہائی کم قیمت میں دستیاب ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز، ریڈی میڈ گارمنٹس اینڈ کلاتھ ہاؤس
211365 قریشی مارکیٹ (دوکان گلی کے اندر ہے) نزد مسلم کمرشل بنک گولبازار ربوہ

خوشخبری
ہر قسم کی بچگانہ - لیڈیز اور مردانہ ورائٹی
مثلاً شلوار قمیض (مردانہ/بچگانہ/لیڈیز)
پینٹ شرٹ - فراک - پینٹ کوٹ - اونی ملبوسات وغیرہ
شہزاد گارمنٹس
نصرت بازار متصل بعف ربوہ
212039